بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۸

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر [illegible] نبی

یوم پنجشنبہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو دردِ شکم اور بواسیر کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

[illegible] ۲۳ ماہ وفا ۱۳۲۱ ش | ۹۔ ماہ رجب ۱۳۶۱ھ | ۲۳ جولائی ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۶۹

صداقتِ اسلام کا نشان قبولیتِ دُعا دکھانے کی دعوت

صداقتِ اسلام کے مستقل نشانات میں سے ایک بہت بڑا نشان قبولیتِ دُعا بھی ہے۔ قرآن شریف میں خدا تعالےٰ نے اپنے بندوں کو بار بار اس کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ وُہ اپنے مخلص بندوں کی دُعائیں سُنتا۔ اور قبول کرتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی دُعا پر بہت زور دیا ہے۔ اور اسے عبادت کا مغز ٹھہرایا ہے۔ دراصل دُعا اسلام اور دیگر مذاہب میں امتیاز قائم کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اور اسلام کی صداقت ثابت کرنے کا عظیم الشان طریق۔ کیونکہ اسلام کے سوا دیگر مذاہب میں نہ تو دُعا پر اس قدر زور دیا گیا ہے۔ اور نہ ان مذاہب کے ماننے والوں میں سے آج کوئی یہ کہنے کے قابل ہے۔ کہ اسلام کے مقابلہ میں خدا اس کی دُعا قبول کرسکتا ہے۔ لیکن افسوس کہ عام مسلمان حقیقت اسلام سے ناواقف ہو جانے کی وجہ سے دُعا کے اثرات سے اسی طرح ناواقف ہیں۔ جس طرح دیگر مذاہب کے لوگ۔ اور اگر اسلام کی صداقت کے اظہار کے لئے دُعا کا نشان دکھلانے کا اعلان ہو۔ تو اس پر خوش ہونے کی بجائے بے جا نکتہ چینی کرنے لگ جاتے ہیں۔

اخبار "زمزم" نے اپنے اسی مضمون میں جس کا ذکر گزشتہ پرچہ میں کیا گیا ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس خطبہ جمعہ کا ذکر کرتے ہُوئے جس میں حضُور نے انگریزوں کو توجہ دلائی ہے۔ کہ اگر وُہ سچے دل سے ہماری طرف دُعا کے لئے متوجہ ہوں۔ تو اللہ تعالےٰ ان کی مشکلات کو دُور کردے گا۔ لکھا ہے۔ کہ:۔

"انگریز بھی دُعا کی حقیقت خوب سمجھتا ہے کہ پاپائے اعظم کی دُعا قبول نہ ہُوئی۔ اور بشپ آف کنٹربری دُعاؤں سے جنگ کی بلا کو دُور نہ کرسکے۔ دُنیا کا چرچ انحادیوں کے لئے دُعائیں کرتا کرتا تھک گیا۔ اب کیا ضمانت ہے۔ کہ خدا تعالےٰ خلیفہ صاحب کی دُعا قبول کرے گا اور اگر درخواست بھی کی۔ اور دُعا قبول نہ ہُوئی۔ تو اور ذلت ہوگی۔ خلیفہ صاحب تو تاویلیں کرکے دُور کھڑے ہو جائیں گے"!

ایسے موقعہ پر جبکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے نمائندۂ اسلام کی حیثیت سے انگریزوں پر صداقتِ اسلام ظاہر کرنے کے لئے انہیں دُعا کی طرف توجہ دلائی۔ کیا کبھی مسلمان کہلانے والے کے لئے یہ کہنا مناسب ہو سکتا ہے۔ کہ چونکہ پاپائے اعظم کی دُعا قبول نہیں ہُوئی۔ نہ بشپ آف کنٹربری کی دُعائیں سُنی گئی ہیں۔ اس لئے انگریزوں کو اس انسان سے بھی دُعا نہیں کرانی چاہیئے۔ جو اسلام کی صداقت کے اظہار کے لئے دعوت دے رہا ہے۔ قطعاً نہیں بلکہ یہ کہنا چاہیئے تھا۔ کہ جب پاپائے اعظم کی دُعا بے اثر ثابت ہوگئی۔ جب بشپ آف کنٹربری اپنی دُعاؤں سے جنگ کو دُور نہ کرسکے۔ اور جب دُنیا کا چرچ اتحادیوں کے لئے دعائیں کرتے کرتے تھک گیا تو ضروری ہے۔ کہ اسلام کی طرف سے جو دعوت دی گئی ہے۔ اسے ضرور منظور کیا جائے اور صدق دل سے دُعا کی درخواست کی جائے تا عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی صداقت ثابت ہو۔

اگرچہ "زمزم" نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ ہمارے خیال میں تو یہ امتحان کا وقت ہے تمام پادری گورنمنٹ پر زور ڈالیں۔ کہ وُہ دُعا کے لئے خلیفہ صاحب سے درخواست کرے۔ اس کے بعد معلوم ہو جائے گا۔ کہ خلیفہ صاحب کتنے پانی میں ہیں۔ اور ان کی دُعا کہاں تک قبول ہوتی ہے"!

مگر اس میں بھی طنز کا رنگ پایا جاتا ہے "زمزم" کو کہنا یہ چاہیئے تھا۔ کہ گورنمنٹ دُعا کے لئے خلیفہ صاحب سے ضرور درخواست کرے اس کے بعد معلوم ہو جائے گا۔ کہ اسلام زندہ مذہب ہے یا عیسائیت۔ اور اسلام خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل قبول ہے۔ یا عیسائیت۔ اس پہلو کو نظر انداز کرنے کی وجہ محض یہ ہے کہ دُعا کی حقیقت اور اس کے اثر سے ناواقفیت ہے۔ اور ساتھ ہی بدقسمتی سے یہ بات بھی فراموش ہو چکی ہے۔ کہ قبولیتِ دُعا اسلام کی صداقت کا وُہ نشان ہے جس کا مقابلہ دُنیا کا کوئی مذہب نہیں کرسکتا۔

"زمزم" نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ ہمیں یاد ہے۔ خلیفہ صاحب نے گزشتہ سال کہا تھا۔ کہ اگر انگریز تثلیث کے عقیدہ سے تائب ہو کر توحید کے قائل ہو جائے۔ تو اس کی تمام بلائیں دُور ہو سکتی ہیں یعنی انگریز مسلمان ہو جائے۔ اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اس دفعہ اس کڑی شرط میں از خود یا بالہام ربانی تبدیلی کردی ہے چنانچہ فرماتے ہیں"۔ آج اللہ تعالےٰ انگریزوں سے یہ امید نہیں رکھتا۔ کہ وُہ عیسائیت کو چھوڑ کر اسلام میں داخل ہو جائیں۔ البتہ ذہنیت کی تبدیلی ضرور چاہتا ہے"۔ خلیفہ صاحب کو رنگ بدلنا زیب نہیں دیتا انگریز خود خواہ کتنے ہی رنگ بدلے۔ مگر وُہ دُوسروں کے رنگ بدلنے کو خوب جانتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ بھی اچھی خاصی دوکانداری ہے۔ پہلے قبولیتِ دُعا کے لئے توحید اور اسلام شرط تھا اب ذہنیت کی تبدیلی شرط ہے۔ آئندہ شاید اس شرط کی بھی ضرورت باقی نہ رہے گی۔ صرف یہ کافی ہوگا۔ کہ انگریز خلیفہ صاحب سے دُعا کے لئے درخواست کرے"!

"زمزم" نے یہ طرزِ کلام بھی محض اس لئے اختیار کیا کہ وُہ قبولیتِ دُعا کو صداقت اسلام کا نشان نہیں سمجھتا۔ یا اسے قبولیت دُعا پر ایمان نہیں ورنہ وُہ یہ نہ کہتا۔ کہ انگریز کو دُعا کی دعوت دیتے ہوئے رنگ بدلا گیا ہے۔ اگر اس دعوت میں پہلے سے زیادہ کڑی شرط لگائی جاتی۔ تو بھی کہا جاسکتا تھا کہ قبول دعوت کو ناممکن بنانے کیلئے اور صرف شہرت حاصل کرنے کے لئے یہ رنگ اختیار کیا گیا۔ لیکن جبکہ پہلے کی نسبت زیادہ آسان صورت پیش کی گئی ہے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دشمنوں کی گالیوں اور اعتراضات کی پرواہ مت کرو

"اگر مجھے گالیاں دی جاتی ہیں۔ تو کیا یہ نئی بات ہے؟ کیا اس سے پہلے خدا کے پاک نبیوں کو ایسا ہی نہیں کہا گیا۔ اگر مجھ پر بہتان لگائے جاتے ہیں۔ تو کیا اس سے پہلے خدا کے رسولوں اور راستبازوں پر الزام نہیں لگائے گئے۔ کیا حضرت موسیٰ پر یہ اعتراض نہیں ہوئے۔ کہ اس نے دھوکا دے کر ناحق مصریوں کا مال کھایا۔ اور جھوٹ بولا کہ ہم عبادت کے لئے جاتے ہیں۔ اور جلد واپس آئیں گے۔ اور عہد توڑا۔ اور کئی شیر خوار بچوں کو قتل کیا۔ اور کیا حضرت داؤد کی نسبت نہیں کہا گیا۔ کہ اس نے ایک بیگانہ عورت سے بدکاری کی۔ اور فریب سے اوریا نام ایک سپہ سالار کو قتل کرایا۔ اور بیت المال میں ناجائز دست اندازی کی۔ اور کیا ہارون کی نسبت یہ اعتراض نہیں کیا گیا۔ کہ اس نے گوسالہ پرستی کرائی۔ اور کیا یہودی اب تک نہیں کہتے۔ کہ یسوع مسیح نے دعوے کیا تھا۔ کہ میں داؤد کا تخت قائم کرنے آیا ہوں۔ اور یسوع کے اس لفظ سے بجز اس کے کیا مراد تھی۔ کہ اس نے اپنے بادشاہ ہونے کی پیشگوئی کی تھی جو پوری نہ ہوئی؟ اور کیونکر ممکن ہے۔ کہ صادق کی پیشگوئی جھوٹی نکلے۔ یہودی یہ اعتراض بھی کرتے ہیں۔ کہ مسیح نے کہا تھا کہ ابھی بعض لوگ زندہ ہوں گے۔ کہ میں واپس آؤنگا۔ مگر یہ پیشگوئی بھی جھوٹی نکلی۔ اور وہ اب تک واپس نہ آیا۔ ایسا ہی ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض امور پر جاہلوں کے اعتراض ہیں۔ جیسا کہ حدیبیہ کے واقعہ پر بعض نادان مرتد ہو گئے تھے اور کیا اب تک پادریوں اور آریوں کی قلموں سے وہ تمام جھوٹے الزام ہمارے سید و مولےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت شائع نہیں ہوتے۔ جو مجھ پر لگائے جاتے ہیں۔ غرض مخالفوں کا کوئی بھی میرے پر ایسا اعتراض نہیں۔ جو مجھ سے پہلے خدا کے پاک نبیوں پر نہیں کیا گیا۔ اس لئے میں تمہیں کہتا ہوں۔ کہ جب تم ایسی گالیاں اور ایسے اعتراض سنو۔ تو غمگین مت ہو۔ کیونکہ تم سے اور مجھ سے پہلے خدا کے پاک نبیوں کی نسبت یہی الفاظ بولے گئے ہیں۔ سو ضرور تھا کہ خدا کی وہ تمام سنتیں اور عادتیں جو نبیوں کی نسبت وقوع میں آچکی ہیں ہم میں بھی پوری ہوں۔" (الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۳ء)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

عزم اور پختہ ارادہ اپنے اندر پیدا کرو

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ (۱) "اگر تم مومن بنو تو ایک پختہ عزم اور ارادہ اپنے اندر پیدا کرو۔ پھر دیکھو گے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا فضل نازل ہوگا۔ کہ تمام مشکلات خود بخود دور ہو جائیں گی۔ تمہارے ارادوں کو پختہ کرنے کے لئے یا تو وہ نئے سامان پیدا کر دیگا یا پھر تمہارے حوصلے بڑھا دیگا۔ تمہارا مقصد دونوں طرح حل ہو جائے گا۔"

(۲) "ایک بھوکے شخص کی بھوک دور کرنے کے لئے دو ہی علاج ہیں۔ ایک تو یہ کہ اسکی بھوک اڑا دی جائے۔ اور دوسرے یہ کہ اسے کھانا دیدیا جائے۔ پس اپنے اندر ایک پختہ عزم کرلو۔ اور جھوٹے وعدوں سے بچو کہ یہ یا تو روحانی بڑھاپے کی اور یا پھر بچپن کی علامت ہوتے ہیں۔"

(۳) "روحانی جوانی کے وقت انسان کے اندر انکسار فروتنی توکل اور معرفت پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ کبھی مونہہ سے ایسی بات نہیں نکالتا۔ جسے پورا کرنے کا اس کے دل میں عزم نہ ہو۔ اور جب وہ کوئی بات کر دیتا ہے تو ایسی پختہ کرتا ہے کہ چاہے ہمالیہ پہاڑ اڑ جائے۔ مگر اسکی بات نہیں بدلتی۔"

ہر احمدی اس کو غور سے پڑھے۔ اور اس پر عمل کرنے کی نیت کرے۔ اور وہ دوست جو تحریک جدید کی قربانیوں میں خدا کے فضل سے شامل ہیں۔ وہ تو دل میں عزم بالجزم کرلیں کہ حضور کے فرمان [illegible]

تو صاف ظاہر ہے۔ کہ دعوت دینے والے کی دلی خواہش یہ ہے۔ کہ انگریز اس دعوت کو قبول کرے۔ تا اس کی مصیبت بھی دور ہو۔ اور دنیا پر صداقت اسلام بھی ظاہر ہو اس پر طعن کرنا کسی لحاظ سے بھی جائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ یہ رنگ نہیں بدلا گیا۔ بلکہ اسلام تک پہنچنے کا طریق بتایا گیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اسی ارشاد کو پیش نظر رکھ کر بتایا گیا ہے کہ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا کہ وہ لوگ جو مجھ تک پہونچنے کے لئے یعنی اسلام قبول کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ میں ان کی اسلام قبول کرنے کے راستہ کی طرف راہ نمائی کرتا ہوں۔ پس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اب بھی دعوت میں کوئی تبدیلی نہیں کی بلکہ اس کو پایہ تکمیل تک پہونچانے کے لئے یہ راستہ بتایا ہے۔ تاکہ انگریز خدا تعالیٰ تک پہونچنے کے لئے اسے اختیار کرسکیں۔

چنانچہ حضور نے ساتھ ہی ذہنیت کی تبدیلی کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ وہ (انگریز) نادیدہ خدا کو جسے انہوں نے نہیں دیکھا مخاطب کر کے کہیں کہ اے ہمارے رب ہم یہ نہیں جانتے کہ تیری سچائی کہاں ہے۔ مگر اپنے گرد و پیش کے حالات سے یہ ضرور سمجھتے ہیں۔ کہ تو ایک زبردست ہستی ہے۔ اور تجھ سے امید رکھتے ہیں۔ کہ اس بلا (جنگ) کو ہم سے ٹال دے۔ اور ہم تجھ سے وعدہ کرتے ہیں۔ کہ تیری صداقت جہاں بھی ملے گی۔ ہم اسے قبول کرلیں گے۔"

ظاہر ہے کہ یہ ارشاد والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا کی تفسیر اور تشریح ہے اور اس پر سچے دل سے عمل کرنے کا نتیجہ یہی نکل سکتا ہے کہ اسلام قبول کیا جائے۔ پس اب دعوت میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ بلکہ اسے تکمیل تک پہونچانے کا طریق پیش کیا گیا ہے۔

اخبار احمدیہ

ادیب فاضل کے امتحان میں کامیابی

امسال مندرجہ ذیل احمدی احباب ادیب فاضل کے امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ (۱) مولوی مقبول احمد صاحب (۲) خواجہ عبدالکریم صاحب خالد

طبیہ وقابلہ کے امتحان میں کامیابی

طاہرہ بیگم صاحبہ اہلیہ میاں عبدالوہاب صاحب عمر زنانہ طبیہ کالج دہلی سے طبیہ وقابلہ کے پہلے امتحان میں فسٹ ڈویژن میں پاس ہوئی ہیں۔ اور کالج میں اول رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

درخواست ہائے دعا

(۱) محمد عبداللہ صاحب ڈار کوئٹہ کے لڑکے کریم بخش صاحب کا مشن ہسپتال کوئٹہ میں ہرنیا کا اپریشن ہوا ہے (۲) اخوند اقبال محمد خان صاحب مظفر گڑھ کی اہلیہ صاحبہ طویل عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۳) ملک بشیر احمد صاحب و میاں عبدالمنان صاحب نے انجنیئرنگ کالج مغلپورہ میں اے کلاس کا امتحان دیا ہے۔ (۴) ملک عبدالکریم صاحب راولپنڈی کا بچہ رفیق احمد بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں (۵) ڈاکٹر احمد خان صاحب جودھ پور حسن پر فالج کا حملہ ہو گیا تھا۔ اب ان کی صحت بفضل خدا ترقی کر رہی ہے۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں (۶) تاراچند صاحب گلاٹی ملازم لوکو شیڈ راولپنڈی لکھتے ہیں۔ کہ میں ایک محکمانہ حق کے حصول کے لئے کوشش کر رہا ہوں۔ جماعت احمدیہ کے احباب سے التماس ہے۔ کہ وہ میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں (۷) عبدالغفور خان صاحب مالک احمدیہ فلور ملز کو مشین میں کپڑا لپیٹ جانے کی وجہ سے سخت چوٹیں آئی ہیں۔ وہ احباب جماعت سے صحت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت میرے ہاں ۵/۲۲ کو لڑکی تولد ہوئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجیدہ بیگم [illegible]

ہر احمدی بچے سے توقع ہے۔ کہ وہ شرائط بیعت اور سیرت النبیؐ کے امتحان میں شامل ہوگا۔ مہتمم اطفال

Digitized By Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم پر مخالفین اسلام کے ایک اعتراض کا جواب

قرآن کریم کی جن آیات پر مخالفین اسلام اپنی کم فہمی کی وجہ سے اعتراضات کیا کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک سورۂ مریم کی آیت ہے۔ کہ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُھَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا۔ ثُمَّ نُنَجِّى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا (پ ۱۶۔ سورۂ مریم) اس آیت کا ترجمہ یہ کیا جاتا ہے۔ کہ اے مومنو! اور کافرو! تم میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہیں۔ جسے نار جہنم میں سے نہ گزرنا پڑے۔ یہ تیرے رب کی طرف سے ایک حتمی اور قطعی فیصلہ ہے ہاں متقی لوگوں کو ہم کچھ عرصہ کے بعد جہنم سے نجات دے دیں گے۔ اور ظالموں کو اسی میں اوندھے مُونہہ گرا رہنے دیں گے۔

اس ترجمہ کو پیش کر کے کہا جاتا ہے کہ یہ کونسا انصاف ہے۔ کہ کافروں۔ اور مومنوں۔ نیکوں اور بدوں سب کو جہنم میں داخل کر دیا جائے۔ اور بغیر جہنم کی آگ میں سے گزرنے کے کسی کو جنت میں داخل ہونے کے قابل نہ سمجھا جائے ایسی صورت میں انبیاء پر ایمان لانے اور اللہ تعالےٰ کے احکام پر عمل کرنے کا فائدہ کیا ہوا۔ جبکہ بالآخر ہر شخص کو لازمی طور پر جہنم میں جانا ہے۔ اور یہ اللہ کا قطعی اور حتمی فیصلہ ہے۔

یہ اعتراض بادی النظر میں وزنی معلوم ہوتا ہے۔ لیکن قرآن کریم کی اندرونی شہادت اس مفہوم کو بالکل رد کرتی ہے۔ جو منکرین اسلام اس آیت کا پیش کرتے ہیں۔ قرآن کریم بتاتا ہے۔ کہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ کہ جنتیوں کو بھی نار جہنم میں سے گزرنا ہوگا۔ بلکہ وہ اپنے رب کی رحمت کے سایہ کے نیچے جگہ پائیں گے۔ چنانچہ سورۂ انبیاء پارہ ۱۷ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ

یعنی وُہ لوگ جن کے لئے ہم نے پہلے سے ہی نیک بدلہ مقرر کیا ہُوا ہے۔ وُہ دوزخ سے بہت دُور رہیں گے۔ یہاں تک کہ اس کی ذراسی آواز بھی نہیں سُنیں گے۔ اور انہیں ایک ایسی دائمی زندگی عطا کی جائے گی۔ جس میں ان کی تمام خواہشات پوری ہوں گی۔ انہیں قیامت کا دن جو بڑی گھبراہٹ پیدا کرنے والا ہوگا۔ ذرا بھی غم میں مبتلا نہیں کرے گا۔ بلکہ فرشتے ان کی ملاقات کے لئے آگے بڑھیں گے۔ اور کہیں گے کہ یہی تو وہ دن ہے۔ جس کا دُنیا میں تمہارے ساتھ وعدہ کیا جاتا تھا۔ اور جس کا ہمیشہ تمہیں انتظار رہا ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے۔ کہ اوّل:۔ راستباز اور نیک بندے دوزخ سے بہت دُور رہیں گے۔ اور اس کے خوفناک نظارہ کو نہیں دیکھیں گے۔

دوم۔ دیکھنا تو الگ رہا۔ اس کی آواز بھی نہیں سُنیں گے۔

سوم۔ قیامت کا دن جو کفار کو سخت پریشانی میں مبتلا کرنے والا ہوگا۔ مومنوں کو ذرا بھی غم میں مبتلا نہیں کرے گا۔

چہارم:۔ نہ صرف یہ بلکہ وُہ ایسی جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ جس میں ان کی ہر خواہش اور آرزو کو پُورا کیا جائے گا

پنجم:۔ یہ راحت کی زندگی عارضی نہیں ہوگی۔ بلکہ دائمی ہوگی۔

اس مفہوم کو اپنے سامنے رکھ کر کیا کوئی خدا ترس انسان کہہ سکتا ہے کہ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُھَا کا یہی مطلب ہے۔ کہ بلا امتیاز ہر شخص جہنم کی آگ میں جھونک دیا جائے گا۔ قرآن کریم خدا تعالےٰ کا کلام ہے۔ اور اس کی شان یہ ہے۔ کہ اس کی کوئی آیت دُوسری آیت کے مخالف نہیں۔ اسی وجہ سے قرآن کریم کے معانی کرتے وقت یہ اصول ائمہ دین کی طرف سے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ قرآن کریم کی کسی آیت کے کوئی ایسے معنے نہیں کرنے چاہئیں جو دوسری آیت کے خلاف ہوں۔ مگر ظاہر ہے۔ کہ مخالفین اسلام کا یہ استدلال قرآن کریم کی محولہ بالا آیت کے خلاف ہے۔ جو اس کے غلط اور ناقابل قبول ہونے کا ثبوت ہے۔

پھر وُہی سورۂ مریم جس میں اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُھَا والی آیت آتی ہے۔ اس میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا۔ کہ متقی لوگ خدائے رحمان کے حضور مہمانوں کی طرح جمع ہوں گے۔ اور مجرم جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے

اس آیت میں بھی اللہ تعالےٰ نے وضاحتًا بتا دیا ہے۔ کہ متقیوں، اور فاجروں کے جمع ہونے کے الگ الگ مقامات ہیں۔ متقی لوگ نہایت عزت کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی جنت میں اکٹھے ہوں گے۔ اور فاسق و فاجر نہایت ذلت کے ساتھ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے۔ پس یہ کہنا کہ متقی بھی دوزخ میں جائیں گے۔ قرآن کریم کے رُو سے بالکل غلط ہے۔

اسی طرح قرآن شریف سے ثابت ہے کہ قیامت کے دن متقی اور کافر دو مختلف سمتوں کی طرف لے جائے جائیں گے۔ یعنی مومن تو جنت کی طرف جائیں گے۔ مگر کافر جہنم کی طرف۔ چنانچہ سُورۂ زمر میں اللہ تعالےٰ کفار کے متعلق فرماتا ہے۔ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا۔ کہ کفار جہنم کی طرف گروہ در گروہ ہانکے جائیں گے۔ مگر متقیوں کے متعلق فرمایا:۔ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا۔ کہ متقی لوگ گروہ در گروہ بہشت کی طرف لے جائے جائیں گے۔

غرض قرآن شریف سے یہ امر ثابت ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے نیک اور پاک بندے ہرگز جہنم میں داخل نہیں ہونگے۔ بلکہ اس میں صرف کفار و اشرار کو ہی علاج کی غرض سے داخل کیا جائے گا۔

پس اس آیت کا جو مفہوم مخالفین کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے۔ وہ کسی صُورت میں بھی درست نہیں۔ ہاں چونکہ سُوال ہو سکتا ہے۔ کہ اس آیت کا اگر یہ مطلب نہیں۔ تو پھر کیا مطلب ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر پیش کی جاتی ہے۔ جو اس تمام عقدہ کو حل کر دیتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"کیا ہی دُشوار گزار وُہ راہ ہے جو خدا کی راہ ہے۔ پر ان کے لئے آسان کی جاتی ہے۔ جو مرنے کی نیت سے اس اتھاہ گڑھے میں پڑتے ہیں وُہ اپنے دلوں میں فیصلہ کر لیتے ہیں۔ کہ ہمیں آگ منظور ہے۔ ہم اس میں اپنے محبوب کے لئے جلیں گے۔ پھر وُہ آگ میں اپنے تئیں ڈال دیتے ہیں پس کیا دیکھتے ہیں۔ کہ وُہ بہشت ہے یہی ہے۔ جو خدا نے فرمایا۔ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُھَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا۔ یعنی اے بُرو۔ اور اے نیکو۔ تم میں سے کوئی بھی نہیں۔ جو جہنم کی آگ پر گزر نہ کرے۔ مگر وُہ جو خدا کے لئے اس آگ میں پڑتے ہیں۔ وُہ نجات دیئے جائیں گے۔ لیکن وُہ جو اپنے نفس امارہ کے لئے آگ پر چلتا ہے۔ وُہ آگ اُسے کھا جائے گی۔ پس مُبارک وُہ جو خدا کے لئے اپنے نفس سے جنگ کرتے ہیں۔ اور بدبخت وُہ۔ جو اپنے نفس کے لئے خدا سے جنگ کر رہے ہیں۔ اور اس سے موافقت نہیں کرتے جو شخص اپنے نفس کے لئے خدا کے حکم کو ٹالتا ہے۔ وُہ آسمان میں ہرگز داخل نہیں ہوگا۔ سو تم کوشش کرو۔ جو ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا بھی تم پر گواہی نہ دے۔ تا تم اسی کے لئے پکڑے [illegible] (کشتی نوح)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہستی باری تعالیٰ اور معاصر "ریاست"

تیری قدرت کی کوئی بھی انتہا پاتا نہیں
تیری باتوں کے فرشتے بھی نہیں ہیں رازدار

معاصر "ریاست" کے مدیر سے کسی صاحب نے سوال کیا کہ "خدا ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو اس کے حق میں آپ کے پاس کیا دلائل ہیں۔ اگر نہیں تو اس کے حق میں کیا ثبوت؟" اس کا جواب یہ دیا گیا ہے۔ کہ "میں نہیں کہہ سکتا خدا ہے یا نہیں" کیونکہ میرا مذہبی اور روحانی مطالعہ بہت کم ہے۔ مگر اس اعتراف واقرار کے باوجود یہ کہا گیا ہے۔ کہ "ذیل کی باتوں کو دیکھ کر خیال آتا ہے۔ کہ شائد خدا کا وجود نہ ہو (۱) ایک طبقہ بھوکا مر رہا ہے۔ دوسرا محلات بنا رہا ہے (۲) ہندوستان بغیر کسی جرم یا قصور کے غلام ہے (۳) والیان ریاست مظالم کرتے ہوئے بھی زندہ ہیں (۴) جنگ میں کروڑوں بے گناہ لوگ مارے گئے عورتیں بیوہ اور بچے یتیم ہو گئے۔ مگر جنگ جاری ہے۔ (۵) یورپ اور امریکہ خدا سے منکر ہے مگر مالا مال ہے۔ ہندوستان خدا پرست ہے۔ اور یہاں کے لوگ دن رات خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور پوجا پاٹھ کرتے ہیں۔ مگر بھوکے مر رہے ہیں۔"

(۱۶ جولائی)

مدیر ریاست نے اس بارہ میں جو کچھ کہا ہے بہت افسوسناک ہے۔ خدا تعالےٰ کی ہستی کا ثبوت کسی بہت بڑے مذہبی اور روحانی مطالعہ سے ہی تعلق نہیں رکھتا۔ اور صرف مذہبی اور روحانی عالم ہی خدا کو نہیں مانتے بلکہ اس کی قدرتیں اور اس کی بے مثال ہستی کی کرشمہ سازیاں اس قدر عام اور وسیع ہیں کہ جاہل سے جاہل انسان بھی بلا تامل ان کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔ ایک انسان اگر صرف اپنی جسمانی ساخت پر غور کرے۔ تو اس کی عقل حیران رہ جاتی ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کی ہستی پر ایمان لانے کے لئے مجبور پاتا ہے۔ ایک حقیر قطرہ سے ایسی عظیم الشان طاقتوں اور قوتوں کے مالک انسان کا پیدا ہونا اور پھر اس کے ہر عضو اور ہر حصہ کی ترتیب اور اس کے مختلف افعال اور کام اتنا وسیع کارخانہ ہے۔ کہ جسے دیکھ کر انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ آنکھ کو ہی لے لو۔ یہ ایک چھوٹا سا کارخانہ ہے۔ جس کے پیچھے ایک ایسی بیٹری کام کر رہی ہے۔ جو اسے باہر کی روشنی میں دیکھنے کے قابل بناتی ہے۔ پھر اس کی حفاظت اور اسے قائم رکھنے کے لئے اس کے اندر ہر ضروری چیز کا مہیا ہونا۔ کیا یہ تمام باریکیاں اور حکمتیں خود بخود عمل میں آگئیں۔ پھر کان۔ ناک۔ دانت۔ معدہ وغیرہ اعضا ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی ساخت پر غور کرو۔ اور دیکھو کہ کس طرح لاکھوں سالوں سے دُنیا کے بڑے بڑے سائنسدان ان کے اسرار معلوم کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اور ان سب کی تفاصیل تک نہیں پہونچ سکتے۔ پھر انسان سے باہر کی دنیا کی ہر چیز پر نظر ڈالو۔ ان کے اندر جو تاثرات اور خواص ہیں جو عجائبات و اسرار ہیں۔ ان پر نگاہ کرو۔ اور سوچو تو معلوم ہو جائے گا۔ کہ یہ سب کچھ کسی بہت ہی باریک بین عالم الغیب قادر و توانا اور علیم و خبیر ہستی کے دست قدرت کی کرشمہ سازی ہے۔ کہ جسے ایک جاہل اور عامی بھی سمجھ سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

لیکن اگر یہ سب باتیں مدیر ریاست کے لئے کافی نہیں۔ اور وہ واقعی سمجھتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے وجود یا عدم وجود کا فیصلہ کرنے کے لئے گہرے اور وسیع مذہبی و روحانی مطالعہ کی ضرورت ہے۔ تو پھر ان کو اپنی اس خامی کے باوجود ایسے مہتم بالشان موضوع پر خامہ فرسائی اور خیال آرائی نہ کرنی چاہیئے تھی۔ اور خاموش رہنا چاہیئے تھا۔ خدا تعالےٰ کے عدم وجود پر جو باتیں انہوں نے بطور دلیل پیش کی ہیں۔ ان کا نقطۂ مرکز یہ یہی ہے۔ کہ دنیا میں غریب و امیر کا امتیاز امرا کا غرباء پر ظلم و تشدد اور اقتدار و تسلط۔ یورپ کی آسودگی اور ہندوستان کی فلاکت وغیرہ باتیں ان کے نزدیک کسی خدا کے نہ ہونے کا ثبوت ہیں۔ لیکن اگر غور کیا جائے۔ تو مدیر ریاست کی یہ تمام باتیں دراصل ثبوت ہیں اس بات کا کہ انہیں اس موضوع پر غور کرنے کا کبھی موقعہ نہیں ملا۔ کیا اگر دنیا میں ہر جگہ یکسانیت ہوتی۔ کوئی غریب اور کوئی امیر نہ ہوتا۔ کوئی کسی سے کم اور کوئی کسی سے بڑھ کر نہ ہوتا۔ دنیا میں کبھی کوئی جنگیں نہ ہوتیں۔ تو یہ ان کے نزدیک خدا کی ہستی کا ثبوت ہوتا۔ کیا مدیر ریاست اس بات سے آگاہ نہیں ہیں۔ کہ دنیا کی ترقی اور اس کی رونق کا بازار مختلف اقوام اور مختلف ممالک میں کشمکش۔ جہد للبقاء اور مسابقت پر منحصر ہے۔ اگر یہ بات مٹ جائے۔ تو دنیا گورستان بن کر رہ جائے بے شک جنگوں کا موجودہ پہلو اور طریق خلاف انسانیت ہے۔ اور اسے کوئی سراہ نہیں سکتا۔ لیکن یہ تو انسان کو کامل راہنمائی حاصل نہ ہونے کے باعث ہے۔ اور اس وجہ سے ہے کہ مختلف وجوہ نے اسے غلط راستہ پر لگا دیا۔ ورنہ ایک دائرہ کے اندر کشمکش اور جدوجہد تو زندگی کے لئے ضروری چیز ہے۔ پھر وہ سوچیں کہ اگر غریب و امیر کا امتیاز دنیا میں نہ رہے تو یہ کارخانۂ عالم ایک روز کے لئے بھی چل سکتا ہے۔ سیدھی بات ہے کہ جب احتیاج ہی باقی نہ ہو۔ تو کون کسی کے کام آسکتا ہے۔ وہ اپنے کارخانہ پر ہی نظر ڈال لیں۔ کہ اگر دنیا میں یکسانیت اور ہر لحاظ سے مساوات ہوتی۔ تو ان کا پریس کیسے چلتا۔ ان کے اخبار کی سلائی کٹائی پیکنگ اور پوسٹنگ کون کرتا۔ ایڈیٹنگ میں ان کا معاون کوئی کیوں ہوتا۔ یہ سب احتیاج ہی کا نتیجہ ہے۔ کہ دنیا میں سب کام چل رہے ہیں۔ ورنہ سب کچھ بند ہو جاتا۔ ہاں یہ بھی صحیح نہیں۔ کہ امارت اور غربت کسی قوم یا کسی ملک کا اجارہ ہیں۔ اور خدا تعالےٰ نے کسی قوم کو غریب اور کسی کو امیر کر دیا۔ یہ اس کی شان سے بہت بعید بات ہے۔ دنیوی ترقی اور ثروت و تمول کے حصول کے لئے بلکہ ہر بات کے لئے قدرت کا قانون مقرر ہے۔ اور اس کے ماتحت نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ جو قومیں اور جو ملک ان اصول پر چلتے۔ اور اپنے اندر وہ اوصاف پیدا کرتے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ نے قومی و ملکی ترقی کے لئے مقرر فرمائے ہیں۔ وہ ترقی کر جاتے ہیں۔ اور جو ان کو نظر انداز کر دیں۔ وہ ترقی کی دوڑ میں پھسڈی رہ جاتے ہیں۔ اگر آج یورپ کی قومیں عروج پر ہیں۔ اور اہل ہند پستی میں تو ایک زمانہ وہ بھی تھا جب ایشیائی قومیں انتہائی عروج پر تھیں۔ اور اہل یورپ ان کے سامنے عاجز و درماندہ تھے۔ اپنے اپنے وقت پر ہر قوم نے ترقی کی اور کرتی رہے گی۔ یہ بھی خدا تعالےٰ کا ایک قانون ہی ہے۔ اور اپنی ذات میں ذات باری تعالےٰ کا ایک ثبوت۔ اس سے خدا تعالےٰ کے عدم وجود پر استدلال صحیح نہیں:

امتحان شہادۃ القرآن ۲۶ جولائی کو ہو گا

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام اس دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب شہادۃ القرآن کا امتحان ۲۶ جولائی بروز اتوار ہو گا۔ کتاب شہادت القرآن کے ایک حوالہ مندرجہ صد۲۳ (پرانے ایڈیشن کے مطابق صد۲۷) کے متعلق ایک ضروری نوٹ ۹ جولائی کے اخبار الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اور وہ بھی کورس میں شامل ہے۔ جن مجالس کی طرف سے کسی قسم کی اطلاع موصول نہ ہوئی تھی۔ ان مجالس کو بذریعہ اخبار الفضل اطلاع کروائی گئی اور اب دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اب بھی وقت ہے۔ کہ احباب اپنا نام امتحان کے لئے پیش کریں۔ اور اپنے ناموں سے اپنی مجلس کے قائد کی معرفت خاکسار کو اطلاع دیں۔ جن احباب اور جن مجالس کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی تھی۔ ان کے پرچہ جات پریذیڈنٹ صاحبان کو ارسال کئے جا چکے ہیں۔ قائدین کرام ان سے ملکر وقت اور مقام کی تعیین کر لیں۔ امتحان ۲۶ جولائی بروز اتوار ہو گا۔ خاکسار مرزا منور احمد مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

"اشتراکیت اسلام کی روشنی میں!"

(۲)

ابتدائی حالات

اشتراکی خیالات کا اصلی بانی اگرچہ "مزوک" ہے۔ جو ایران میں ۵۰۰ء کے قریب پیدا ہوا لیکن موجودہ زمانہ کی "اشتراکیت" کا سب سے بڑا راہنما جرمن کا ماہر اقتصادیات "کارل مارکس" "Karl Marx" ہے۔ جو ۱۸۱۸ء میں پیدا ہوا۔ اور ۱۸۸۳ء میں فوت ہوا۔ یہ ابتداء ہی سے ایک انتہا پسند اشتمالی تھا۔ اپنے خیالات کو پھیلانے کے لئے اس نے کئی ایک اخبارات میں کام کیا۔ یہ خیالات ابھی اس کے سینے کی گہرائیوں میں ہی پرورش پا رہے تھے۔ کہ وہ برسلز میں جرمن مزدوروں کی ایک خفیہ جماعت سے ملا۔ جو اپنے آپ کو "اخوان العدل" (League of justice) کہلاتی تھی تھوڑے عرصہ بعد اس جماعت نے اپنا نام بدلکر "اشتراکین" (Communes) رکھ لیا۔ جس کے معنے ایک ایسی جماعت کے تھے جو مزدوروں کی حکومت قائم کرنے کی کوشش کرے (انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا) اسی زمانہ میں مارکس "انجیلز" (Engles) نامی ایک اور ماہر اقتصادیات سے ملا جو اس کا ہم خیال تھا۔ اور جو مارکس کے بعد اسی تحریک کا قائد سمجھا جاتا ہے۔ مزدوروں کی اس جماعت نے ۱۸۴۷ء میں ایک جلسہ کیا۔ جس میں انہوں نے مارکس اور انجیلز سے درخواست کی۔ کہ اس جماعت کی وجہ تخلیق۔ اس کے اغراض و مقاصد کا ایک دستور اساسی مرتب کریں۔ چنانچہ ۱۸۴۸ء میں یہ دستور اساسی "منشور اشتراکیت" کے نام سے شائع ہوگیا۔ یہی دستور موجودہ تحریک اشتراکیت کا نصب العین سمجھا جاتا ہے۔ انہی دنوں شاہ جرمن نے قومی مجلس کو برخواست کر دیا جس سے متاثر ہو کر مارکس اور اس کے رفقاء نے عوام میں یہ تحریک شروع کردی۔ کہ وہ ٹیکس ادا نہ کریں۔ اور حکومت کی مخالفت میں مسلح جماعتوں کی تنظیم شروع کردی۔ حکومت نے مارکس کے خلاف بغاوت کا مقدمہ چلایا۔ اور اسے جلاوطن کر دیا۔ یہ پہلے فرانس پہنچا۔ وہاں سے انگلستان چلا گیا۔ تھوڑے عرصہ بعد جرمن کی کمیونسٹ پارٹی کو اور تقویت مل گئی۔ اور انہوں نے بین الاقوامی حیثیت اختیار کرلی

اسی جماعت کی برسلز کی شاخ نے بین الاقوامی مزدوروں کی جماعت اپنا نام رکھ کر مارکس کو اپنا صدر بنالیا۔ اس جماعت نے ۱۸۶۴ء میں ایک کانفرنس منعقد کی جسے اشتراکیت کی پہلی بین الاقوامی کانفرنس کہتے ہیں۔ لیکن یہ کانفرنس اشتراکین اور انارکسٹ (بے نظمی اور بے آئینی کے علمبردار) کے چند اختلافات کے باعث ٹوٹ گئی۔ ۱۸۸۹ء میں اس کی دوسری بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوئی لیکن ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم کی بناء پر اس کی مختلف شاخوں میں پھر اختلافات رونما ہوگئے ۱۹۱۹ء میں تیسری بین الاقوامی کانفرنس ہوئی۔ جو درحقیقت موجودہ عالمگیر تحریک کا سنگ بنیاد ہے۔ اس آخری کانفرنس نے اپنا رشتہ اتحاد پہلی بین الاقوامی کانفرنس سے منسلک کیا۔ اور ہر قسم کے جارحانہ تشدد۔ غارت گری اور خون ریزی کو اپنا نصب العین بنایا۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہی چیزیں مارکس کے نظریہ کی اصل ہیں۔

اشتراکیت روس میں

ویسے تو اس تحریک کی چنگاریاں دنیا کے مختلف ممالک میں آہستہ آہستہ سلگتی رہی۔ لیکن روس کی سرزمین اس کے لئے سب سے زیادہ سازگار ثابت ہوئی۔ اگرچہ ۱۹۰۵ء کی انقلابی تحریک سے ہی اس کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے تھے۔ لیکن ۱۹۱۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق زار روس کے خلاف ایک خطرناک شورش برپا ہوئی۔ جس کا سرغنہ "Lenin" تھا۔ اس انقلاب نے حکومت کا تختہ الٹ دیا۔ اور اشتراکین کی جماعت جس کا مقامی نام بالشویک تھا۔ برسرِ اقتدار آگئی۔ چونکہ اس کی پہلی مجلس انتظامیہ مزدوروں اور کسانوں پر مشتمل تھی۔ جنہیں (Soviets) سوویٹ کہتے تھے اسی لئے اس نظام کا نام بھی "سوویٹ روس کی جمہوریت" رکھا گیا۔ لینن اس جماعت کا صدر تھا۔ جس نے ۷ جنوری ۱۸ء کو آئینی نظام حکومت کی اسمبلی کو برطرف کر کے اپنی ڈکٹیٹرشپ کا اعلان کر دیا۔ لینن ۲۴ء میں فوت ہوگیا۔ اس کی جگہ سٹالین (Stalin) نے لی۔ روس میں اگرچہ کمیونسٹ جماعت برسر اقتدار ہے۔ لیکن ابھی تک وہاں حکومت اور معاشرت کا نظام اشتراکیت کے مکمل دستور کے مطابق عمل میں نہیں آیا۔ البتہ کمیونسٹ جماعت کی یہ کوشش ضرور ہے۔ کہ تدریجاً نظام حکومت کو اشتراکیت کے آخری نقطہ تک پہنچا دیا جائے۔ بہرکیف اس وقت اس تحریک کا سب سے بڑا مرکز روس ہی ہے۔ اور اسی جگہ سے اس کی چنگاریاں اڑ اڑ کر دوسرے ممالک میں پہونچی ہیں۔ اس مختصر تعارف سے معلوم ہوگا۔ کہ موجودہ اشتراکیت کے اصول اور طریق کار کی تفصیلات ہمیں مارکس۔ انجیلز لینن سٹالن۔ اور اس کی روسی جماعت کے ذمہ دار افراد کی تحریر و تقریر میں ملیں گی۔ اور حتی الامکان انہی مستند مآخذ سے اس تحریک کے دستور نظام کا خاکہ مرتب کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

معاشی اور معاشرتی نظام

مارکس اپنے منشور اشتراکیت میں لکھتا ہے:۔ "سرمایہ داروں نے جو ظلم و تشدد برپا کر رکھا ہے۔ اس کا واحد علاج یہ ہے۔ کہ دنیا سے جماعتی تفریق کو مٹا دیا جائے۔ اجتماعی زندگی کے مصائب و آلام صرف جماعتی امتیازات کی بناء پر ہیں۔ اور اس کا ازالہ مزدوروں کی جماعت کا برسر اقتدار آکر عالمگیر یکسانیت و مساوات پیدا کرنا ہے۔" آگے چل کر لکھتا ہے:۔ "اس تحریک کا واحد مقصد یہ ہے کہ دنیا سے ذاتی ملکیت شخصی و انفرادی حقوق کے خیال کو فنا کر دیا جائے۔ اور اس طرح جب مزدوروں کی جماعت کو تسلط حاصل ہوجائے۔ تو تدریجاً سرمایہ داروں کے تمام املاک پر قبضہ کر لیا جائے۔ اور اس طرح ملکی پیداوار کے تمام وسائل و ذرائع مزدوروں کی جماعت کی حکومت کے ہاتھ میں دیدیے جائیں۔"

ایک اور جگہ مارکس لکھتا ہے:۔ "اشتراکی اپنے خیالات و مقاصد کو پوشیدہ رکھنے سے نفرت کرتے ہیں۔ وہ کھلے بندوں اعلان کرتے ہیں۔ کہ ان کے مقاصد صرف اسی طرح حاصل ہو سکتے ہیں۔ کہ موجودہ نظام معاشرت کو مسلح قوت کے ذریعہ سے تباہ کر دیا جائے۔"

اسی اصل الاصول کی تائید کمیونزم کے مختلف لٹریچر کے ذریعے سے ہوتی ہے چنانچہ "ہندوستان میں نظام عمل کا مسودہ" مطبوعہ لنڈن کی تیسری شق یہ ہے "ہر قسم کی ملکیت مثلاً زمین۔ جنگلات۔ سرمایہ جاگیردار و والیان ریاست۔ اور مذہبی عبادتگاہوں کی تمام جائیدادیں بلا کسی معاوضہ کے ضبط کر لی جائیں۔" اسی طرح "اشتراکی نظام شمسی" مطبوعہ لیبر پارٹی لنڈن کے شروع میں لکھا ہے "بین الاقوامی اشتراکیت کا مقصد یہ ہے۔ کہ وہ ایک منظم و مسلح لڑائی کے ذریعہ سے بین الاقوامی سرمایہ داری کا انہدام کرے" انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کا مدیر مارکس و لینن کی تحریروں کا حوالہ دے کر اشتراکیت کے اغراض و مقاصد کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان کرتا ہے "زمین کی ملکیت۔ وسائل پیداوار کا اجتماعی نظم و ضبط انفرادی و شخصی حقوق و املاک کا مکمل انقطاع اشتراکین یا اشتمالین کی زندگی کا نصب العین ہے۔"

مندرجہ بالا سطور سے واضح ہو جاتا ہے کہ اشتراکیت ہر قسم کی شخصی اور انفرادی ملکیت کو مٹا دینا چاہتی ہے۔ اور انفرادی کوششوں اور ذاتی محنتوں کے حاصل کو عوام کی ملکیت قرار دیتی ہے۔

خاکسار۔ خورشید احمد از لاہور

شباکن
ملیریا کی کامیاب دوا ہے
کونین خالص تو اب ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے تو چھ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کو نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو شباکن استعمال کریں۔
قیمت یکصد قرص ایک روپیہ
ملنے کا پتہ: دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اخبار "پیغام صلح" کے ایک جھوٹ کا پول اور میرے متعلق ایک جعلی اشتہار

ناظرین میں نے شروع جنوری ۴۲ء میں بعد از تحقیقات سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ بیعت سے قبل ایک رؤیا کے ذریعہ پیغامی فتنہ کی اصلیت بھی مجھ پر کھل گئی جو اخبار "الفضل" مورخہ ۵/۲/۴۲ میں شائع کی گئی چونکہ میں قریباً دو سال سے زائد عرصہ تک پیغامیوں کے زیر تبلیغ رہا۔ اس لئے میرے اس رؤیا سے اور قادیان میں بیعت کرنے سے پیغامی بہت خفا ہوئے اور انہوں نے مجھے ڈرا کر اور دھمکا کر بہتیری کوشش کی کہ میں اُن کے حسب منشاء اپنے رؤیا کی تردید کر دوں۔ مگر جب وہ اپنی کوششوں میں ناکام رہے تو پھر میرے خلاف میرے رشتہ داروں اور غیر احمدیوں کو مشتعل کیا۔ کہ عبدالحق قادیانی ہوگیا ہے۔ اس کے بعد کوچہ بازار میں میری مخالفت شروع ہوگئی۔ اور میرے خویش واقارب بھی مجھ سے بیزار ہوگئے۔ اور ہر ایک نے مجھ سے قطع تعلق کر لیا جس کسی سے مجھے کچھ خیر کی توقع تھی۔ وہ بات تک بھی کرنے سے بیزار ہوگیا۔ مگر میں نے باوجود اس قدر مخالفت اور دھمکیوں کے احمدیت کے دامن کو ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ آخر میرے ایک واجب الاحترام نے کہا۔ کہ تم نے قادیانی ہو کر شہر میں اپنے خاندان کے خلاف آگ لگادی ہے۔ اور ہمیں کسی مجلس میں بیٹھنے کے قابل نہیں چھوڑا۔ بہتر ہے۔ کہ تم قادیانیت سے باز آجاؤ۔ میں نے کہا۔ کہ احمدیت کو میں نے باوجود ماریں کھانے کے اور گالیاں سننے کے نہیں چھوڑا۔ تو اب محض آپ کے کہنے سے کس طرح چھوڑ دوں۔ انہوں نے کہا۔ اچھا احمدیت کو اگر نہیں چھوڑتے تو احمدیوں کی ملازمت چھوڑ دو۔ میں نے کہا بہت اچھا۔ میں ملازمت چھوڑ دونگا۔ چنانچہ شروع مئی ۴۲ء کو ملازمت چھوڑ دی۔ انہوں نے کہا یہ لکھ دو۔ میں نے ایک کاغذ پر لکھ دیا۔ کہ احمدیہ جماعت کی ملازمت یکم مئی سے میں نے چھوڑ دی ہے۔ اور نیچے دستخط کر دیا۔ چند روز کے بعد میں نے دیکھا۔ کہ ایک اشتہار میرے نام پر شائع شدہ ایک دوست نے لاکر مجھے دیا۔ اور ساتھ یہ بھی کہا۔ کہ مبارک ہو۔ میں نے اس اشتہار کو پڑھ کر اُسی کو واپس دیدیا اور کہا۔ یہ اشتہار بھی اسے دیدو جس نے تمہیں دیا ہے۔ اور مبارکباد بھی واپس کر دو کچھ دنوں کے بعد وہی اشتہار جو میرے نام سے فرضی طور پر شائع کیا گیا تھا۔ اخبار "پیغام صلح" نے اپنے صفحات میں لمبی چوڑی حاشیہ آرائی کے ساتھ شائع کر دیا۔ جس میں اپنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑنے کی کوشش کی گئی تھی۔ پھر شیخ محمدی کے ایک پیغامی نے بے سر و پا مضمون لکھ کر جو وظیفہ اس کو ملتا ہے اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کی۔ افسوس ہے۔ کہ میں اس اشتہار اور اُن مضامین کا جواب جلدی شائع نہ کر سکا۔ میں خدا تعالےٰ کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں۔ کہ وہ اشتہار نہ میری قلم کا لکھا ہوا ہے۔ نہ اس کو میں نے شائع کیا ہے۔ بلکہ بطور افتراء کسی نے میرے نام پر شائع کیا۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ دعاوی پر ایمان رکھتا ہوں۔ فقط

حافظ عبدالحق احقر بقلم خود

رپورٹ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ میادی نالو ضلع سیالکوٹ

۱۷-۱۸ جولائی ۱۹۴۲ء میادی نالو کے نئے احمدیوں نے مقامی تبلیغ کے ماتحت جلسہ کا اہتمام کیا۔ اور اردگرد کے دیہات میں پھر کر اطلاعیں کیں۔ مرکز سے اس جلسہ میں شمولیت کیلئے مولوی غلام احمد صاحب ارشد مولوی فاضل۔ سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مولوی فاضل۔ منشی خان صاحب پہنچے۔ ۱۷ جولائی کو خطبہ جمعہ میں مولوی غلام احمد صاحب ارشد نے جماعت احمدیہ کو قربانیوں کی طرف توجہ دلائی۔ جس میں گذشتہ انبیاء اور اُن کی جماعتوں کی قربانیوں کی مثالیں پیش کیں۔ اور حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد احمدیہ کمپنی میں بھرتی ہونے کے متعلق سنایا۔ اور جماعت کے دوستوں کو باجماعت نماز ادا کرنے اور چندوں کی باقاعدگی اور تبلیغ کی طرف توجہ دلائی۔

نماز کے بعد جلسہ کی کارروائی زیر صدارت مولوی غلام احمد صاحب ارشد شروع ہوئی۔ مولوی منشی خان صاحب نے امام مہدی علیہ السلام کی آمد کے نشانات پر تقریر کی پھر جامعہ احمدیہ کے دو طلباء مولوی بشیر احمد صاحب منیر نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض پیشگوئیوں پر لیکچر دیا۔ اور مولوی غلام باری صاحب نے اجرائے نبوت پر تقریر کی۔ پھر سید احمد علی صاحب نے ختم نبوت کی حقیقت پر تقریر کی۔ آخر صدر جلسہ نے وفات مسیح ناصری۔ نشانات

ضروری اطلاع

"الفضل" کے جن خریدار اصحاب کا چندہ ۲۰ اگست ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ اُن کے اسمائے گرامی "الفضل" کے شمارہ ۱۶۵ (مورخہ ۱۸ جولائی) میں شائع ہو چکے ہیں۔ احباب اُن میں اپنا نام دیکھ کر جلد سے جلد رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال کرنے کی کوشش فرمادیں۔ ہم یکم اگست تک رقوم کا انتظار کریں گے اور وی۔پی رد کرنے کی اطلاع کی تعمیل بھی اسی تاریخ تک ہوسکیگی۔ کیونکہ جو اصحاب نہ رقم ارسال فرمائیں گے۔ اور نہ وی۔پی روکنے کی اطلاع دیں گے۔ اُن کے نام یکم اگست کو وی۔پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔

ہماری پے درپے التجاؤں کے باوجود بعض دوست ہر ماہ ایسے نکل آتے ہیں۔ جو وی۔پی واپس کر دیتے ہیں۔ ہم احباب پر واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ وی۔پی واپس کر دینے کا طریق نہایت نقصان دہ ہے۔ اور اپنے قومی پریس کا احساس رکھنے والا کوئی احمدی اس طریق کو اختیار نہیں کر سکتا۔

خاکسار مینیجر "الفضل"

"تلاش گمشدہ"

میرا پوتا بھان سنگھ عمر تیس سال جو ناترا لعقل ہے اور جس کا حلیہ یہ ہے۔ رنگ سانولا۔ قد لمبا جسم فربہ۔ سر اور داڑھی کے بال چھوٹے چھوٹے یکم جولائی سے موضع بسرا متصل قادیان سے دیوانگی کے دورہ میں کہیں نکل گیا ہے۔ زبان میں لکنت ہے اگر کسی دوست کو اس کا پتہ لگے تو اسے فوراً میرے پاس پہنچا دیں تلاش کرنیوالے کو بیس روپے انعام اور آنے جانے کا کرایہ دیا جائیگا۔

سنگت سنگھ سربراہ نمبردار موضع بسرا متصل قادیان

قلب الجبر

یاد رہے کہ قلب الجبر جیسی بیش بہا چیز ہر جگہ نہیں ملتی اسے نایاب تو نہیں کہا جاسکتا۔ مگر کم یاب ضرور ہے

طبیہ عجائب گھر قادیان

اٹھرا ایک عذاب الٰہی ہے

بچہ کے بعد بچہ پیدا ہو کر مرتے جانا ایک عذاب ہے۔ اس عذاب کا دکھ وہ ماں ہی جانتی ہے۔ جو نو ماہ کی تکلیف کے بعد چند دن کی خوشی دیکھنے نہیں پاتی۔ کہ اس کا بچہ اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ اس عذاب سے بچنے کا روحانی علاج دعا ہے اور جسمانی علاج

همدرد نسواں

جو نوے فیصدی سے بھی زیادہ مریضوں کو فائدہ پہنچاتا ہے حمل کیساتھ ہی اس کا استعمال ضروری ہے، حمل اور دودھ پلانے تک کی پوری خوراک گیارہ تولے قیمت گیارہ روپے۔ آج ہی خرید لیں۔ تاکہ وقت پر دوا ملے اور فائدہ یقینی ہو۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

امام مہدیؑ۔ ختم نبوت۔ اور موجودہ زمانہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر صدارتی ریمارکس کئے۔

رات کو ۹ بجے مولوی بشیر احمد صاحب نے احمدی نوجوانوں کو احمدیہ کمپنی میں بھرتی ہونے کی ترغیب دی۔ مولوی غلام باری صاحب نے مسلمانوں کی بعض بدعات و رسوم کا ذکر کرتے ہوئے اُن کے ترک کرنے کی تلقین کی۔ منشی خانصاحب نے پنجابی نظموں کے ذریعہ تبلیغ کی۔

دوسرے دن پہلے اجلاس میں زیر صدارت سید احمد علی صاحب سیالکوٹی جلسہ کی کارروائی دس بجے صبح شروع ہوئی۔ جس میں مولوی غلام باری صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی۔ پھر ولی اللہ شاہ صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے احمدیوں اور غیر احمدیوں کے مابین چار اختلافی مسائل پر تقریر کی۔ مولوی بشیر احمد صاحب منیر نے فضائل اسلام پر تقریر کرتے ہوئے مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کو خصوصیت سے پیش کیا۔ سید احمد علی صاحب نے بحیثیت صدر وفات مسیح۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسئلہ جہاد۔ ناسخ و منسوخ سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ وصداقت و افضلیت اسلام پر تقریر کی۔ آخر میں مولوی غلام احمد صاحب ارشد نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر تقریر کی۔ ابھی یہ تقریر ہو رہی تھی۔ کہ قادیان سے آنے والے بزرگوں کی کار کے آنے کی اطلاع ملی۔ تمام حاضرین جلسہ انتظام کے ساتھ سڑک کے موڑ پر جلوس کی شکل میں نظمیں پڑھتے ہوئے پہنچے۔ کار کے پہنچنے پر سب احباب نے نعرہ ہائے اللہ اکبر سے اپنے معزز مہمانوں کا پُرجوش استقبال کیا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے گلے میں مقامی جماعت نے بعض احباب نے ہار ڈالے۔ اور معزز مہمانوں سے مصافحہ کرنے کے بعد جلوس کی شکل میں جلسہ گاہ میں پہنچے۔ جہاں حضرت مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کی صدارت میں $1\frac{1}{2}$ بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی تلاوت و نظم کے بعد مولوی دل محمد صاحب مولوی فاضل نے حدیث گرہن و دیگر علامات آمد امام مہدی علیہ السلام کو پیش کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو مبرہن کیا۔ جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ پھر جناب مولوی ابوالعطاء اللہ دتہ صاحب جالندھری نے وفات مسیح ناصری علیہ السلام کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لفظ توفی کے معنے قبض روح کرنے میں تمام عرب و عجم پر علمی فوقیت و برتری حاصل ہوئی۔ اور اس سلسلہ میں آپ نے مصر کی مشہور و معروف یونیورسٹی ازہر کے اُس بیان کو جو وہاں کے عربی رسالہ میں شائع ہوا۔ بطور ثبوت پیش کیا جس میں وہاں کے چوٹی کے مفتی نے بعد تحقیق کے لکھا ہے۔ کہ لفظ توفی کے قبض روح کے سوا اور کوئی معنے نہیں۔ یہ وہ امر ہے۔ جسکو سب سے پہلے وفات مسیح کے ثبوت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک ہزار روپیہ کے انعامی چیلنج کیساتھ پیش فرمایا۔ مگر اُس وقت علماء نے کفر کا فتوےٰ دیا۔ پھر مولوی خلیل احمد صاحب ناصر بی۔ اے۔ جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی ہدایات کی روشنی میں مجلس خدام الاحمدیہ کی توسیع و اغراض و مقاصد اور فوائد پر مؤثر تقریر کی۔ جب حضرت صاحبزادہ میرزا ناصر احمد صاحب تقریر کے لئے سٹیج پر تشریف لائے تو حاضرین جلسہ نے خوشی و انبساط سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا کسی امام یا نبی کی بیعت کے بعد ماننے والوں کی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ دو باتوں میں سے ایک ضرور ہوتی ہے۔ اگر ماننے والوں کی حالتیں خراب ہوں۔ تو سمجھا جائیگا کہ یا تو امام جھوٹا ہے یا ہماری ایمانی حالت کمزور ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی طرف ہم توجہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ عبداللہ ابن ابی ابن سلول جو منافقین کے گروہ کا لیڈر تھا بہت سے لوگوں کو لیکر جماعت مومنین سے علیحدہ ہوگیا۔ اس سے یہ نہیں سمجھا جا سکتا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ جھوٹے تھے۔ بلکہ یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ان لوگوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ اسی طرح آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کی حالت ہے۔ ہم میں سے جو کمزور ہیں۔ وہ یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ ہم نے اس زمانہ کے مامور سے کوئی ایمانی فائدہ حاصل نہیں کیا۔ ہماری عملی کمزوریوں کی وجہ سے یہ نہیں سمجھا جا سکتا۔ کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جھوٹے ہیں۔ بلکہ یہی نتیجہ نکلیگا کہ ہماری ایمانی حالت خراب ہے۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند پیشگوئیوں کو بیان فرمایا۔ جن کو سنکر حاضرین کے ایمان و ایقان میں بہت اضافہ ہوا۔

آخر پر صدر جلسہ جناب مولوی عبدالمغنی خانصاحب نے سورۃ جمعہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ لہو و لعب سے پرہیز کرتے ہوئے اشاعت احمدیت کیلئے ہر وقت کوشاں رہے۔ تاکہ اللہ تعالےٰ کے فضلوں اور رحمتوں کی وارث بن سکے۔ قریباً $4\frac{1}{2}$ بجے جلسہ کی کارروائی دعا کیساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ جلسہ کے بعد کھانا کھلایا گیا۔ پھر دونوں نمازیں ادا کی گئیں۔ اس کے بعد جلوس کی شکل میں حضرت صاحبزادہ صاحب و دیگر مبلغین کو الوداع کہنے کیلئے سڑک کے موڑ تک گئے اور نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ روانہ کیا رات کو نو بجے کے قریب مقامی جماعت کی خواہش پر مولوی محمد اسماعیل صاحب آف مانک مولوی محمد منشی خان صاحب اور سید احمد علی صاحب سیالکوٹی نے مختلف تربیتی مضامین پر تقریریں کر کے جماعت کو اس جلسہ کی تقاریر سے بھی فائدہ اٹھانے اور اس جلسہ سے آئندہ کیلئے جو ذمہ واریاں ان پر عائد ہوتی ہیں انکو ادا کرنے کی ترغیب دی۔ (نامہ نگار)

تلاش گمشدہ

میرا حقیقی برادر مسمی مستری احمد الدین احمدی چک ۱۸۱ E.B ڈاکخانہ گگو سٹیشن ریلوے ضلع منٹگمری۔ تاریخ ۱۸ر جولائی ۴۲ء کی نصف شب نہ معلوم کہاں چلا گیا ہے۔ ۱۹ر جولائی کو میں اسکی تلاش میں قادیان پہنچا یہاں بھی نہ پایا۔ والدہ صاحبہ اور تمام عزیزوں کو غم والم ہے لکھا پڑھا بعمر ۲۵ سال۔ ذرا ذرا سی مونچھ داڑھی بھی ہے۔ رنگ گندمی۔ قد درمیانہ قمیص ہاف چارخانہ

حب اٹھرا
اٹھرا اسقاط کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کیلئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

آپکو لڑکے کی خواہش ہے

حضرت خلیفہ اولؓ کا ۹۹ فیصدی مجرب نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی ہوتی ہوں۔ انکو حمل کے پہلے مہینہ سے فضل الٰہی دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت پندرہ روپے مکمل کورس۔ مناسب ہوگا۔ کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں جن کا نام

ہمدرد نسواں

ہے۔ دی جائیں۔ تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

میک لائٹ

تین ماہ میں صرف ایک یونٹ بجلی خرچ کرتا ہے

اپنے شہر کے دوکاندار سے طلب فرماویں

میک ورکس قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۱ جولائی۔ جرمن فوجیں روسٹوف کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ ورونیز کے محاذ پر مارشل ٹموشنکو کی فوجیں دشمن کو پیچھے دھکیل رہی ہیں۔ اور جرمنوں نے ڈان پر جو مورچے بنائے تھے۔ ان میں سے بعض پر روسیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ ڈان کے بعض پلوں پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب جرمنوں پر جوابی حملے کر رہے ہیں۔ روسی طیارے بھی اپنی فوجوں کو کافی مدد دے رہے ہیں۔ انہوں نے جرمنی کے ایک شہر پر زبردست حملہ کیا۔ اور جب وہ واپس لوٹ رہے تھے۔ تو انہوں نے سترہ جگہ آگ لگی ہوئی دیکھی۔ جرمن ہائی کمانڈ نے تسلیم کر لیا ہے کہ روسی طیاروں نے بہت سے شہروں پر چھاپے مارے ہیں ۔

قاہرہ ۲۱ جولائی۔ مصر میں کل دن بھر ریت کے طوفان اٹھتے رہے۔ صرف جنوبی علاقہ میں سرگرمی رہی اتحادی فوجوں نے قنطارہ کے نشیب کے شمال میں دشمن کی دو چوکیوں پر حملہ کیا۔ اور اس کے سات ٹینکوں کے ایک دستہ میں سے چھ کو برباد کر دیا۔ مرکزی اور شمالی محاذ پر پوزیشن جوں کی توں ہے۔ گذشتہ سہ شنبہ کو دشمن کے چار ہزار سپاہی قیدی بنائے گئے۔ دس روز میں دس ہزار قیدی پکڑے گئے ہیں۔ اتحادی طیاروں نے دشمن کے فوج بردار ہوائی جہازوں کے ایک دستہ پر کامیاب حملہ کیا۔ اور ان میں سے بہت سے زمین پر گرا دیئے۔ ایک ہوائی اڈہ پر حملہ کر کے وہاں جو طیارے تھے۔ ان میں سے ایک تہائی کو برباد کر دیا۔ اتوار کو امریکن طیاروں نے طبروق پر حملہ کیا۔ جگہ جگہ آگ لگ گئی۔ جمعہ کی رات کو بحری بیڑے نے مرسا مطروح پر گولہ باری کی۔ اور دشمن کی ایک تارپیڈو کشتی کو نشانہ بنایا۔ مگر وہ اندھیرے میں بچ کر نکل گئی۔ ہفتہ کو پھر حملہ کیا گیا۔ ان حملوں میں ہمارا نقصان بالکل نہیں ہوا ۔

لنڈن ۲۱ جولائی۔ مالٹا پر دشمن کے حملوں میں اب کمی ہو رہی ہے۔ کل تیسرے پہر چند ایک طیاروں نے ایک ہوائی اڈے پر حملہ کی کوشش کی۔ توپوں نے ان میں سے ایک کو گرا لیا ۔

لنڈن ۲۱ جولائی۔ ہوائی وزارت کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل اتحادی بم باروں نے شمال مغربی جرمنی میں اہم فوجی ٹھکانوں پر حملے کئے۔ بریمن سے دس میل کے فاصلہ پر واقع آب دوزوں کے ایک اڈہ پر بھی حملہ کیا گیا۔ کل دو سو طیاروں نے شمالی فرانس میں ۷۰ میل کے رقبہ میں دشمن کے فوجی ٹھکانوں کی بہت بری گت بنائی۔ ایک دریا میں جرمن جہاز پر بموں کی بوچھاڑ کی گئی۔ ایک ریڈیو سٹیشن کو تباہ کر دیا گیا۔ ایک اور شہر میں بجلی گھر پر بم باری کی گئی۔ پچھلے دنوں اتحادی طیاروں نے بریمن پر جو حملہ کیا۔ اس سے واپس آتے ہوئے ہمارے ایک بم بار پر دشمن کے پانچ ہوائی جہازوں نے حملہ کر دیا۔ مگر ان سب کو مار گرایا۔ اسے بھی بعض گولیاں لگیں اور اپنے اڈہ پر اترتے ہوئے ایک حادثہ پیش آیا ۔

لنڈن ۲۱ جولائی۔ برطانی ہوائی جہاز سازوں کی سوسائیٹی کے چیئرمین نے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ ۱۹۴۲ء اور ۱۹۴۳ء میں برطانیہ میں جو کام ہوگا وہ ایک اچنبھا سمجھا جائیگا۔ ۱۹۳۵ء میں تمام برطانیہ کے طیارہ ساز کارخانوں میں یورپ کے کسی ایک کارخانے سے کچھ ہی زیادہ آدمی کام کرتے تھے ۔

چنگنگ ۲۱ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مشرقی کیانگسی کے دو اہم شہروں پر چینی فوجوں نے دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ جنوبی ہونن کے علاقہ میں جاپانی فوج کے بازو پر حملہ کر کے اسے سخت نقصان پہنچایا گیا ۔

لنڈن ۲۰ جولائی۔ دس لاکھ برطانی مزدوروں کے ایک درجن نمائندوں نے مسٹر چرچل سے ملاقات کی۔ اور ایک میمورنڈم پیش کیا۔ جس میں درج ہے۔ کہ وہ اس بات کے خواہشمند ہیں کہ ہندوستان کا سیاسی ڈیڈلاک دور کرنے کے لئے برٹش گورنمنٹ کوئی موثر کارروائی کرے۔ غیر سرکاری حلقوں میں یہ افواہ زوروں پر ہے کہ مسٹر چرچل لارڈ ہیلی فیکس کی قیادت میں پارلیمنٹ کے ممبروں کا ایک وفد ہندوستان بھیجینگے تا وہ سیاسی ڈیڈلاک کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ اس کے متعلق آئندہ ہفتہ اعلان ہو جائیگا ۔

لاہور ۲۰ جولائی۔ مشہور بنگالی تیراک رابن چیٹر جی نے ڈی۔ اے۔ وی کالج کے تالاب میں ساٹھ گھنٹہ اور پچاس منٹ تک مسلسل تیر کر تیراکی کا نیا ریکارڈ قائم کیا۔ اس سے پہلا ریکارڈ ساٹھ گھنٹہ اور ۳۳ منٹ تھا۔ مسٹر چیٹر جی کو پانی سے باہر نکلتے ہی ہسپتال میں داخل کیا گیا ۔

لنڈن ۲۱ جولائی۔ فوجی مبصروں کی رائے ہے کہ مستقبل قریب میں جنرل رومیل کی طرف سے تمام قوت کے ساتھ حملہ کا امکان ہے۔ محاذ پر پراسرار خاموشی چھائی ہوئی ہے ۔

لنڈن ۲۱ جولائی۔ اگرچہ وروشیلوف گراڈ کے خالی ہونے سے روسٹوف اور ڈون کے لئے خطرہ بہت بڑھ گیا ہے۔ تاہم مارشل ٹموشنکو نے اپنی بہت سی فوجوں کو محصور ہونے سے بچا لیا ہے۔ ورونیز کے جنوب میں جرمن فوج کے نیچے کھچے سپاہی افراتفری میں بھاگ رہے ہیں۔ کاکیشیا اور والگا کے علاقوں میں بہت سی روسی فوج لڑائی کے لئے تیار ہے ۔

کراچی ۲۰ جولائی۔ سندھ گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ ۳۱ دسمبر کے بعد پبلک لاریوں کو کوئی پٹرول نہیں مل سکیگا۔ اس لئے اس وقت تک مالکان کو چاہیئے کہ انہیں گیس سے چلانے کا انتظام کر لیں ۔

لائلپور ۲۰ جولائی۔ گندم ڈڑہ ۔/۱۴/۴ نمبر ۵۹۱ ۔/۔/۵ نخود ۔/۸/۵ گھی ۔/۔/۶۸ روپیہ بنولہ دیسی ۔/۱۰/۳ ۔

دہلی ۲۰ جولائی۔ صدر کانگرس مولانا آزاد نے ایک بیان میں کہا۔ کہ ہندوستان کی آزادی کے سوال پر گورنمنٹ سے بات چیت کی کوئی گنجائش نہیں لیکن دوران جنگ میں انتظامات کے بارہ میں ہم ہر وقت بات چیت کے لئے تیار ہیں ۔

کراچی ۲۰ جولائی۔ شہداد پور کے نزدیک ایک گاؤں سے مزید حر پکڑے گئے ہیں۔ اور ۹۱ مزید اشخاص کو حر قرار دیا گیا ہے ۔

دہلی ۲۰ جولائی۔ برطانی طیاروں نے برما میں کالیمیو۔ ناؤ کان۔ ہندے مابوک۔ پالیتوا۔ کوازون وغیرہ مقامات پر دشمن کے اڈوں پر شدید بم باری کی۔ اور مشین گنوں سے فائر کئے۔ تمام جہاز سلامتی سے واپس آ گئے ۔

بمبئی ۲۰ جولائی۔ حکومت بمبئی نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت تیس اور کمیونسٹ رہا کر دیئے ہیں۔ اس وقت تک ۷۷ رہا کئے جا چکے ہیں ۔

لنڈن ۲۰ جولائی۔ برطانی ہوائی جہازوں نے سویڈن کے پانیوں میں ۱۷ جون کو سرنگیں بچھائی تھیں۔ اس پر سویڈش گورنمنٹ نے پروٹسٹ کیا ہے ۔

ماسکو ۲۱ جولائی۔ آج تیسرے پہر کے روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ورونیز کے آس پاس لڑائی کا آخری دور شروع ہو چکا ہے۔ اب حملوں میں پہل روسی کر رہے ہیں۔ اور دونوں نے ٹینک۔ پیدل فوج۔ اور ہوائی جہاز بہت بڑی تعداد میں میدان میں جھونک دیئے ہیں۔ ایک علاقہ میں روسی جرمنوں کے بچاؤ کی لائن کو توڑ کر آگے بڑھ گئے۔ اور ایک اہم پل پر قبضہ کر لیا۔ اور وہاں جرمنوں کی سپلائی لائن کو بھی کاٹ دیا۔ شمال مغرب میں جو شگاف دشمن کے مورچوں میں کیا گیا تھا۔ اب روسی اسے چوڑا کرنے کی کوشش میں ہیں۔ اور جرمن فوجوں کو مغرب کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ انہوں نے جرمن مورچوں کے پیچھے بھی شگاف پیدا کر دیا ہے۔ کئی علاقوں میں دست بدست جنگ ہوتی رہی۔ کل اور پرسوں جرمنوں نے سخت جوابی حملے کئے تا روسیوں سے وہ جگہیں پھر چھین لیں۔ جن پر وہ قبضہ کر چکے ہیں۔ مگر روسیوں نے ان کے حملوں کو ناکام کرنے کے ساتھ کچھ اور پیش قدمی بھی کر لی۔ شیلوف گراڈ کے محاذ پر روسی جنوب کی طرف پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ مگر اسی وقت پیچھے ہٹے جب ان کے گھر جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ روسٹوف کے جنوب مشرق میں لڑائی کی آگ زیادہ پھیل گئی ہے اور حالات زیادہ خطرناک ہیں روسی فوجیں روسٹوف کے شمال مشرق میں نئے مورچوں پر آ گئی ہیں ۔

لنڈن ۲۱ جولائی۔ ایک جرمن جرنیل نے اپنی قوم کے نام ایک براڈکاسٹ میں کہا کہ گذشتہ گرمیوں میں روسی ایک ایک انچ کے لئے لڑتے تھے۔ مگر اب وہ عمداً پیچھے ہٹتے جاتے ہیں۔ اور امید رکھنی چاہیئے۔ کہ موزوں وقت پر سخت جوابی حملے کریں گے ۔

لنڈن ۲۱ جولائی۔ اخبار ٹائمز نے اس نقصان کا ذکر کرتے ہوئے جو اہم علاقوں کے چھینے جانے سے روس کی صنعت کو پہنچا ہے۔ لکھا ہے کہ اس سے ہماری ذمہ داریاں بہت بڑھ جاتی ہیں ۔

قاہرہ ۲۱ جولائی۔ آج تیسرے پہر مصر کی جنگ کے متعلق کوئی خبر نہیں آئی۔ اتنا معلوم ہوا ہے کہ اتحادی فوجیں سب علاقوں میں اپنے مورچوں پر ڈٹی ہوئی ہیں۔ تل عیسیٰ کے ریلوے اسٹیشن پر اتحادی قبضہ ہے۔ جمعہ کے روز جرمنوں نے اسے لے لیا تھا۔ مگر ایک ہی گھنٹہ کے بعد حملہ کر کے واپس لے لیا گیا ۔

چنگنگ ۲۱ جولائی۔ چین کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جاپانیوں نے ونچاؤ کی بندرگاہ کو چھوڑ دیا ہے۔ مشرقی چین کے بعض اور علاقوں میں لڑائی جاری ہے ۔

لنڈن ۲۱ جولائی۔ جنرل میکارتھر کے مرکز سے اعلان کیا گیا ہے کہ کل ۲۶ بھاری جاپانی طیاروں نے ۱۶ شکاری طیاروں کے ساتھ مورسبی کی بندرگاہ کے بعض علاقوں پر حملہ کیا۔ پورا حال ابھی معلوم نہیں ہوا ۔

دہلی ۲۰ جولائی۔ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ انگریزی ہوائی بیڑے کے طیاروں نے کل پھر اکیاب کی بندرگاہ پر حملہ کیا۔ اور اہم فوجی ٹھکانوں کو بموں کا نشانہ بنایا ۔